احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے

روزنامہ
الفضل
ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

213029

CPL 61

جمعہ 15- اکتوبر 1999ء - 5 رجب 1420 ہجری - 15- اخاء 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 234

سچی خشیت

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے مجھے فرمایا کہ مجھے قرآن کریم سناؤ- میں نے حیران ہو کر عرض کیا میں آپ کو قرآن سناؤں حالانکہ قرآن آپ پر نازل کیا گیا ہے- حضور نے فرمایا دوسرے سے قرآن سننا مجھے بہت اچھا لگتا ہے- تب میں نے سورۃ نساء کی تلاوت شروع کی- جب میں اس آیت پر پہنچا کہ کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور ان سب پر تجھے گواہ بنائیں گے تو آپ نے فرمایا بس کردو- میں نے حضور کی طرف دیکھا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گر رہے تھے-

(صحیح بخاری کتاب فضائل القرآن باب البکاء عند قراءۃ القرآن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

انسان صرف اس بات پر ہی ناز نہ کرے اور اپنی ترقی کی انتہا اسی کو نہ سمجھ لے کہ کبھی کبھی اس کے اندر رقّت پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ رِقت عارضی ہوتی ہے۔ اکثر دفعہ ناول پڑھتا ہے اور اس کے دردانگیز حصہ پر پہنچ کر بے اختیار رو پڑتا ہے' حالانکہ وہ صاف جانتا ہے کہ یہ ایک جھوٹی اور فرضی کہانی ہے۔ پس اگر محض رو پڑنا یا رقت کا پیدا ہو جانا ہی حقیقی سرور اور لذت کی جڑ ہوتی ہے۔ تو آج یورپ سے بڑھ کر کوئی بھی روحانی لذت حاصل کرنے والا نہ ہوتا۔ کیونکہ ہزارہا ناول شائع ہوتے اور لاکھوں کروڑوں انسان پڑھ کر روتے ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ انسان کی فطرت میں ایک بات موجود ہے کہ ہنسی کے مقام پر ہنس پڑتا ہے اور رونے کے مقام پر رو بھی پڑتا ہے اور ان سے مناسب موقع پر ایک لذت بھی اٹھاتا ہے' مگر یہ لذت کوئی روحانی فیصلہ نہیں کر سکتی۔ کوئی کسی عورت پر عاشق ہو جاتا ہے اور اپنے فسق ہی میں اس کے ہجر کے شعر بنا کر خوش ہوتا ہے اور روتا ہے۔ انسان کے اندر ایک طاقت ہے خواہ اس کو محل پر استعمال کرے یا بے محل۔ پس اس طاقت پر ہی بھروسہ کرکے نہ بیٹھ رہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ طاقت اس لئے رکھی ہے کہ سچے سائل محروم نہ ہوں اور جب یہ برمحل استعمال ہو' تو ان کے لئے آنے والے روحانی مدارج کا ایک مقدمہ ہو اور یہ قویٰ کا کام دے۔

غرض یہ امور کہ کبھی رو پڑنا اور کبھی دنیا کی دوسری چیزوں اور تعلّقات سے انقطاع کرنا یہ عارضی ہوتے ہیں۔ ان پر اعتبار کرکے بے دست و پا نہ بنے۔

وہ امور جن پر سچی معرفت کی بنا ہے' یہ ہیں کہ وہ خدا کی راہ میں اگر بار بار آزمایا جائے اور مصائب اور مشکلات کے دریا میں ڈالا جائے۔ تب بھی ہرگز نہ گھبرائے۔ اور قدم آگے ہی بڑھائے۔ اس کے بعد اس کی معرفت کا انکشاف ہوتا ہے اور یہی سچی نعمت حقیقی راحت ہوتی ہے۔ اس وقت دل میں رِقّت پیدا ہوتی ہے' مگر یہ رِقّت عارضی نہیں ہوتی' بلکہ سرور اور لذت سے بھری ہوئی ہوتی ہے۔ روح پانی کے ایک مصفّٰی چشمہ کی طرح خدا کی طرف بہتی ہے۔ مدّعا یہ ہے کہ سمندر کے پہلے ایک سراب آتا ہے' وہ بھی سمندر ہی نظر آتا ہے۔ جو سراب کو دھوکا سمجھ کر آگے چلنے سے رہ جاتا اور مایوس ہو کر بیٹھ جاتا ہے وہ ناکام اور نامراد رہتا ہے' لیکن جو ہمت نہیں ہارتا اور قدم آگے بڑھاتا ہے' وہ منزل مقصود پر پہنچ جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے مختلف کیفیتیں انسانی روح کے اندر رکھی ہوئی ہیں۔ ان میں سے اس رِقّت کی بھی ایک کیفیت ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص 467)

صدر انجمن احمدیہ میں محررین و انسپکٹران مال کی ضرورت

دفاتر صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں کارکنان درجہ دوم اور انسپکٹران مال کی وقتاً فوقتاً ضرورت رہتی ہے۔ صرف ایسے مخلص محنتی احمدی نوجوان درخواستیں بھجوائیں جو دینی کاموں سے شغف اور خدمت دین کا شوق رکھتے ہوں اور محنت سے کام کرنا چاہتے ہوں۔ مستقل طور پر حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ میں کام کرنے کے خواہش مند ہوں۔

۱۔ تعلیمی قابلیت بطور کارکن درجہ دوم' انسپکٹران مال کم از کم میٹرک سی گریڈ اور عمر کم از کم 18 سال ہونا لازمی ہے۔

۲۔ درخواستیں 31- اکتوبر 1999ء تک دفتر نظارت دیوان میں بھجوادیں۔ درخواستوں کے ساتھ تعلیمی قابلیت کی مصدقہ نقول اور صدر جماعت کی تصدیق ساتھ بھجوائیں نیز شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی بھی ہمراہ دیں۔

(ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

وقف جدید- نیکیاں کمانے کا ذریعہ

○ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا:-

"خدا تعالیٰ کی رحمت کے بہت سے دروازوں میں سے ایک رحمت کا دروازہ جو ہم پر کھولا گیا ہے- وہ وقف جدید کا دروازہ ہے- اس نظام کے ذریعہ حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہ نے ہمارے لئے نیکیاں کرنے اور رحمتیں کمانے کا سامان پیدا کردیا ہے-"

(الفضل مورخہ 4- جنوری 1967ء)

اعزاز

○ عزیزہ مکرمہ حنا نصرت صاحبہ بنت مکرم چوہدری مطیع الرحمان صاحب نے گورنمنٹ کالج فار ویمن سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی سے سال 1999ء کے F.A کے امتحان میں Humanities گروپ میں لڑکیوں میں 792/1100 نمبر حاصل کرکے دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو مزید دینی و دنیاوی کامیابیوں سے نوازے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر - عبدالسمیع خان

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت : دار النصر غربی ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

فرخ سلمانی

دلبر مرا یہی ہے

نمبر 35

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دلکش پہلو

ابو جہل کی مخالفت کی

وجہ

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میری پہلے پہل جان پہچان حضورؐ سے اس دن ہوئی جب میں اور ابو جہل بن ہشام مکہ کی ایک گلی میں چلے جا رہے تھے کہ ہمارا آمنا سامنا رسول اللہؐ سے ہوا۔ حضورؐ ابو جہل سے مخاطب ہوئے اور فرمایا کہ اے ابوالحکم آؤ اللہ عزوجل اور اس کے رسول کی طرف آجاؤ۔ (دیکھو) میں تمہیں اللہ کی طرف بلاتا ہوں۔ (حضورؐ کی بات سن کر) ابو جہل نے جواب دیا کہ اے محمدؐ کیا تم ہمارے معبودوں کو گالیاں دینے سے باز نہیں آؤ گے۔ کیا تم چاہتے ہو کہ ہم اس بات کے گواہ ہو جائیں کہ تم نے اپنا پیغام اچھی طرح پہنچا دیا ہے۔ تو سنو ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ تم اپنا پیغام (ہم تک) اچھی طرح پہنچا چکے ہو لیکن اللہ کی قسم کہ اگر مجھے اس بات کا یقین بھی ہو تا کہ جو تم کہتے ہو وہ سچ ہے تو بھی میں تمہاری اتباع کبھی نہ کرتا۔ حضورؐ اس کا جواب سن کر (خاموش ہو گئے) اور وہاں سے تشریف لے گئے۔

مغیرہ کہتے ہیں کہ حضورؐ کے چلے جانے کے بعد ابو جہل میری طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا کہ خدا کی قسم میں جانتا ہوں کہ جو کچھ یہ کہتا ہے وہ سچ ہے۔ لیکن (یہ بھی تو سوچو کہ) بنی قصی نے ہمارے مقابل پر یہ دعویٰ کیا کہ خانہ کعبہ کے غلاف کا انتظام ہمارے پاس ہے تو ہم نے سر تسلیم خم کر دیا۔ پھر انہوں نے ہم پر اپنی افضلیت کا دعویٰ کرتے ہوئے کہا کہ قریش کی ندوہ یعنی جرگہ یا مجلس شوریٰ کا انتظام بھی ہمارے پاس ہے تو ہم کچھ نہ بول سکے۔ پھر وہ ہمارے مقابل پر آئے اور انہوں نے یہ دعویٰ کیا کہ عرب کے جھنڈے کے علمبردار بھی ہم ہیں تو بھی ہماری نظریں جھکی رہیں اور ہم کچھ نہ کہہ سکے۔ پھر انہوں نے ہم پر اپنی بڑائی بیان کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ حج کے موقع پر پانی پلانے کا انتظام بھی ہمارے پاس ہے تو بھی ہمیں خاموش رہنا پڑا کیونکہ وہ سچ کہتے تھے۔ لیکن جب وہ سخاوت کے میدان میں ہمارے مقابل پر نکلے تو ہم نے بھی ان کے مقابل پر سخاوت کی اور خوب سخاوت کی یہاں تک کہ ہم اور بنی قصی برابر کی ٹکر ہو گئے تو پھر اب ہم یہ کیسے برداشت کریں کہ بنی قصی میں ایک نبی پیدا ہو جائے اور وہ ہمارے مقابل پر آکر کہیں کہ ٹھیک ہے سخاوت میں تم ہمارے ہم پلہ ہو گئے لیکن ہماری فضیلت تم پر پھر بھی قائم رہی کیونکہ نبی ہم میں آیا تم میں نہیں۔ خدا کی قسم میں کبھی ایسا نہیں ہونے دوں گا۔"

(دلائل النبوۃ بیہقی جلد 2 ص 207)

مسجد نبوی کی تیاری

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں نبی کریم ﷺ بنی عمرو بن عوف میں کچھ دن ٹھہرے۔ دس دن سے کچھ اوپر اور اس مسجد کی بنیاد رکھی جس کی نسبت قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی اور اس میں رسول کریم ﷺ نے نماز پڑھی پھر آپؐ اپنی سواری پر سوار ہوئے اور آپؐ کے ساتھ لوگ پاپیادہ چلنے لگے۔ آپ کی اونٹنی چلتی گئی یہاں تک کہ وہ مدینہ کے اس مقام پر پہنچ کر بیٹھ گئی جہاں بعد میں مسجد نبوی تیار کی گئی اور اس وقت وہاں مسلمان نماز پڑھا کرتے تھے۔ اس مقام پر کھجوریں سکھائی جاتی تھیں اور وہ دو یتیم لڑکوں کا تھا جن کا نام سہیل اور سہل تھا اور جو سعد بن زراہ رضی اللہ عنہ کی ولایت میں پلتے تھے۔ جب یہاں آپؐ کی اونٹنی بیٹھ گئی تو آپؐ نے فرمایا کہ انشاء اللہ یہاں ہی ٹھہریں گے۔ پھر رسول کریم ﷺ نے ان دونوں لڑکوں کو بلوایا اور ان سے چاہا کہ اس جگہ کی قیمت طے کر کے انہیں قیمت دے دیں تاکہ وہاں مسجد بنائیں۔ اور دونوں لڑکوں نے جواب میں عرض کیا کہ یارسول اللہ ہم قیمت نہیں لیتے بلکہ آپ کو ہبہ کرتے ہیں مگر رسول اللہ ﷺ نے ہبہ لینے سے انکار کیا اور آخر قیمت دے کر اس جگہ کو خرید لیا۔

(بخاری کتاب بنیان الکعبہ باب ہجرۃ النبی)

خدا کی عظمت

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے یہ آیت پڑھی "آسمان لپٹے ہوئے ہیں اس کے داہنے ہاتھ میں۔ وہ پاک ہے اور بہت بلند ان شریکوں سے جو لوگ اس کے مقابل میں ٹھہراتے ہیں"۔ حضورؐ نے کہا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ "میں بڑی طاقتوں والا اور نقصان کی تلافی کرنے والا ہوں۔ میرے لئے ہی بڑائی ہے۔ میں بادشاہوں میں بلند شان والا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اسی طرح اپنی ذات کی مجد اور بزرگی بیان کرتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کو بار بار بڑے جوش سے دہرا رہے تھے یہاں تک کہ منبر لرزنے لگا اور ہمیں خیال ہوا کہ کہیں آپ منبر سے گر ہی نہ جائیں۔

(مسند احمد جلد 2 صفحہ 88)

بہترین لوگ

حضور ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ابو رافع فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے ایک شخص سے جوان اونٹ بطور قرض لیا تھا جب حضورؐ کی تحویل میں کچھ اونٹ آئے تو حضورؐ نے مجھ سے فرمایا کہ میں اس شخص کا قرض ادا کر دوں۔ میں نے عرض کیا کہ ہمارے تمام اونٹ اس شخص کے اونٹ سے زیادہ عمر اور قیمت کے ہیں۔ تو حضورؐ نے فرمایا اس کو انہی میں سے دو کیونکہ لوگوں میں سے بہترین وہی ہیں جو ادائیگی کے لحاظ سے بہتر ہیں۔

(جامع ترمذی ابواب البیوع باب استقراض البعیر)

اُن سا کوئی جہان میں لا کر ہمیں دکھایئے

پھر یاد کیجئے انہیں پھر بزمِ دل سجایئے
اشکوں سے سینچئے بدن خوں سے دیئے جلایئے

کھینچا ہے طول اس قدر موسمِ دردِ ہجر نے
اے دل غمِ فراق کو اب عمر بھر نبھایئے

بجھنے لگی ہے آگ کیوں پھر انتظارِ دید کی
دل میں خیالِ یار کا دامن ذرا ہلایئے

دنیا کی خاک چھانئے لے کر چراغ ڈھونڈیئے
اُن سا کوئی جہان میں لا کر ہمیں دکھایئے

ہم کو عزیز ہے بہت اُن کی گلی کی خاک بھی
اُن کی گلی کی خاک ہی دامن میں بھر کے لایئے

انداز یہ جفا کا ہے رکھیے کماں نہ ہاتھ سے
شیوہ وفا کا اور ہے سینے پہ تیر کھایئے

خالی ہے دفترِ عمل زادِ سفر نہیں مگر
جو زخم ساتھ لائے ہیں وہ زخم ہی دکھایئے

عقدہ کھُلا گریز میں رُسوا ہوئے ہیں دربدر
راہِ نجات ایک ہے اس در پہ لوٹ آیئے

زنجیر ہو گئے ہیں ہم اب آستانِ یار سے
اس آستاں کو چھوڑ کر خالدؔ کہاں پہ جایئے

عبدالکریم خالدؔ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترجمہ: حضرت مصلح موعود

سچائی کے امتحان میں پورا اترنے والے

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم ﷺ سے کسی لڑائی میں پیچھے نہیں رہا۔ سوائے غزوۂ تبوک کے۔ ہاں جنگ بدر میں پیچھے رہا تھا اور اس کی یہ وجہ تھی کہ آنحضرتؐ قریش کے قافلہ کو مدنظر رکھ کر گئے تھے (کسی بڑی جنگ کی امید نہ تھی) مگر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اپنے دشمنوں سے بغیر قبل از وقت تعین وقت و مقام کرنے کے لڑوا دیا۔ ہاں میں لیلہ عقبہ میں موجود تھا۔ جب ہم نے اسلام پر قائم رہنے کا عہد کیا تھا اور مجھے جنگ بدر اس رات سے بڑھ کر محبوب نہیں کہ میں لوگوں میں ذکر کروں کہ میں بھی جنگ بدر میں شریک تھا گو کہ عوام میں جنگ بدر لیلہ عقبہ سے زیادہ ہی سمجھی جاتی ہے۔ خیر تبوک کے واقعہ کے وقت میرا یہ حال تھا کہ میں نسبتاً زیادہ مضبوط اور سامان والا تھا اور کسی جنگ کے وقت میرے پاس دو سواری کی اونٹنیاں اکٹھی نہیں ہوئیں مگر اس وقت میرے پاس دو اونٹنیاں موجود تھیں۔ رسول کریم ﷺ کی عادت تھی کہ جب جنگ کو جاتے تو اپنی منزل مقصود کو ظاہر نہ کرتے تھے لیکن اس دفعہ چونکہ گرمی سخت تھی اور سفر دور کا تھا اور راستہ میں غیر آباد جنگل تھے اور بہت سے دشمنوں سے پالا پڑنا تھا اس لئے آپؐ نے مسلمانوں کو خوب کھول کر بتا دیا تاکہ وہ جنگ کے لئے تیار ہو جائیں اور وہ طرف بھی بتا دی جس طرف جانے کا ارادہ تھا۔ اس وقت مسلمان بہت ہو چکے تھے اور ان کا رجسٹر کوئی نہ تھا اس لئے جو لوگ اس لڑائی میں غیر حاضر رہنا چاہتے تھے وہ سمجھتے تھے کہ جب تک رسول کریمؐ کو وحی نہ ہو ان کا غیر حاضر رہنا مخفی ہی رہے گا اور موسم کا یہ حال تھا کہ میوہ پک چکا تھا اور سایہ بھلا معلوم ہوتا تھا۔ غرض کہ رسول کریم ﷺ نے اور مسلمانوں نے جنگ کی تیاری شروع کی اور میں بھی ہر صبح جنگ کی تیاری کے مکمل کرنے کے لئے نکلتا تا میں بھی ان کے ساتھ تیار ہو جاؤں مگر پھر لوٹ آتا اور کچھ کام نہ کرتا اسی طرح دن گزرتے رہے اور لوگوں نے محنت سے سامان سفر تیار کر لیا یہاں تک کہ رسول کریمؐ اور مسلمان ایک صبح روانہ بھی ہو گئے اور ابھی میں ناتیار تھا پھر میں نے کہا کہ اب میں ایک دو دن میں تیاری کر کے آپ سے جا ملوں گا۔ ان کے جانے کے بعد دوسرے دن بھی میں گیا مگر بغیر تیاری کے واپس آگیا اور اسی طرح تیسرے دن بھی میرا یہی حال رہا اور ادھر لشکر جلدی جلدی آگے نکل گیا۔ میں نے کئی بار ارادہ کیا کہ جاؤں اور ان سے مل جاؤں اور کاش میں ایسا ہی کرتا مگر مجھ سے ایسا نہ ہو سکا۔ پھر جب رسول کریمؐ کے جانے کے بعد میں باہر نکلتا اور لوگوں میں پھرتا تو مجھے یہ بات دیکھ کر سخت صدمہ ہوتا کہ جو لوگ پیچھے رہ گئے تھے یا تو وہ منافق سمجھے جاتے تھے یا وہ ضعفاء جن کو خدا نے معذور رکھا تھا رسول کریم ﷺ نے اس وقت تک مجھے یاد نہیں کیا جب تک کہ تبوک نہ پہنچ گئے۔ وہاں آپؐ نے پوچھا کہ کعب بن مالک کہاں ہے؟ بنی سلمہ کے ایک آدمی (عبداللہ بن انیس) نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ وہ اپنے حسن و جمال (یا لباس کی خوبی) پر اترا کر رہ گیا (آپ کے ساتھ نہیں آیا) یہ سن کر معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا تو نے بری بات کہی خدا کی قسم یا رسولؐ اللہ ہم تو اس کو اچھا آدمی (سچا مسلمان) سمجھتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ خاموش رہے۔ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب یہ خبر آئی کہ آنحضرت ﷺ تبوک سے لوٹے آ رہے ہیں تو میرا غم تازہ ہو گیا۔ جھوٹے جھوٹے خیال دل میں آنے لگے (یہ عذر کروں وہ عذر کروں) مجھ کو یہ فکر ہوئی کعب اب کل آپ کے غصے سے تو کیونکر بچے گا میں نے اپنے عزیزوں میں سے جو جو عقل والے تھے ان سے بھی مشورہ لیا۔ جب یہ خبر آئی کہ آپؐ مدینہ کے قریب آن پہنچے اس وقت سارے جھوٹے خیالات میرے دل سے مٹ گئے اور میں نے یہ سمجھ لیا کہ جھوٹی باتیں بنا کر میں آپؐ کے غصے سے بچنے والا نہیں۔ اب میں نے یہ ٹھان لیا (جو ہونا ہو وہ ہو) میں تو سچ سچ کہہ دوں گا خیر صبح کے وقت آپؐ مدینہ میں داخل ہوئے آپؐ کی عادت تھی جب سفر سے تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں جاتے وہاں ایک دوگانہ ادا فرماتے (آپ نے مسجد میں دوگانہ ادا فرمایا) پھر لوگوں سے ملنے کے لئے بیٹھے اب جو جو (منافق) لوگ پیچھے رہ گئے تھے انہوں نے آنا شروع کیا اور لگے اپنے اپنے عذر بیان کرنے اور قسمیں کھانے۔ ایسے لوگ اسی (80) سے کچھ اوپر تھے آپ نے ظاہر میں ان کا عذر مان لیا ان سے بیعت لی ان کے واسطے دعا کی ان کے دلوں کے بھید کو خدا پر رکھا۔ کعب کہتے ہیں میں بھی آیا میں نے جب آپؐ کو سلام کیا تو آپ مسکرائے مگر جیسے غصے میں کوئی آدمی مسکراتا ہے پھر فرمایا آؤ میں گیا۔ آپؐ کے سامنے بیٹھ گیا آپؐ نے پوچھا کعب تو کیوں پیچھے رہ گیا تو نے تو سواری بھی خرید لی تھی میں نے عرض کیا بے شک اگر کسی دنیا دار شخص کے سامنے میں اس وقت بیٹھا ہوتا تو باتیں بنا کر اس کے غصے سے بچ جاتا۔ میں خوش تقریر بھی ہوں مگر خدا کی قسم میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر آج میں جھوٹ بول کر آپؐ کو خوش کر لوں تو کل اللہ تعالیٰ (اصل حقیقت کھول کر) پھر آپ کو مجھ پر غصے کر دے گا (اس سے فائدہ ہی کیا ہے) میں سچ ہی کیوں نہ بولوں گو آپؐ اس وقت سچ بولنے کی وجہ سے مجھ پر غصہ کریں گے مگر آئندہ اللہ تعالیٰ کی مغفرت کی مجھ کو امید تو رہے گی خدا کی قسم (میں سراسر قصوروار ہوں) زور' طاقت' قوت' دولت سب میں کوئی میرے برابر نہ تھا اور میں یہ سب چیزیں ہوتے ہوئے پیچھے رہ گیا یہ سن کر آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ کعب نے سچ سچ کہہ دیا کعب اب ایسا کر تو چلا جا جب تک اللہ تعالیٰ تیرے باب میں کوئی حکم نہ اتارے۔ میں چلا۔ بنی سلمہ کے کچھ لوگ اٹھ کر میرے پیچھے ہوئے اور کہنے لگے خدا کی قسم ہم کو تو معلوم نہیں کہ تو نے اس سے پہلے بھی کوئی قصور کیا ہو۔ تو نے اور لوگوں کی طرح جو پیچھے رہ گئے تھے آنحضرت ﷺ سے کوئی بہانہ کیوں نہ کر دیا اگر تو بھی کوئی بہانہ کرتا تو آنحضرت ﷺ کی دعا تیرے قصور کے لئے کافی ہو جاتی۔ وہ برابر مجھ کو لعنت ملامت کرتے رہے قسم خدا کی ان کی باتوں سے پھر میرے دل میں آیا کہ آنحضرتؐ کے پاس لوٹ کر چلوں اور اپنی اگلی بات (گناہ کے اقرار) کو جھٹلا کر کوئی بہانہ نکالوں۔ میں نے ان سے پوچھا۔ اچھا اور بھی کوئی ہے جس نے میری طرح قصور کا اقرار کیا ہو۔ انہوں نے کہا دو اور بھی ہیں انہوں نے بھی تیری طرح گناہ کا اقرار کیا ہے ان سے بھی آنحضرت ﷺ نے یہی فرمایا ہے جو تجھ سے فرمایا ہے میں نے پوچھا وہ دو شخص کون کون ہیں انہوں نے کہا مرارہ بن ربیع عمری اور ہلال ابن امیہ واقفی۔ انہوں نے ایسے دو نیک شخصوں کا بیان کیا جو بدر کی لڑائی میں شریک ہو چکے تھے اور جن کے ساتھ رہنا مجھ کو اچھا معلوم ہوا خیر جب انہوں نے ان دو شخصوں کا نام بھی لیا (تو مجھ کو تسلی ہوئی) میں چل دیا۔ آنحضرت ﷺ نے تمام مسلمانوں کو منع کر دیا خاص کر ہم تینوں آدمیوں سے کوئی بات نہ کرے اور دوسرے لوگ جو پیچھے رہ گئے تھے (جنہوں نے جھوٹے بہانے کئے تھے) ان کے لئے یہ حکم نہیں دیا اب لوگوں نے ہم سے پرہیز شروع کیا (کوئی بات تک نہ کرتا) بالکل کورے ہو گئے (جیسے کوئی آشنائی ہی نہ تھی) ایسے ہی پچاس راتیں (اسی پریشان حالی میں) گزریں میرے دونوں ساتھی (مرارہؓ اور ہلالؓ) تو روتے پیٹتے اپنے گھروں میں بیٹھ رہے اور میں جوان مضبوط آدمی تھا تو (مصیبت پر صبر کر کے) باہر نکلتا نماز کی جماعت میں شریک ہوتا بازاروں میں گھومتا رہتا مگر کوئی شخص مجھ سے بات نہ کرتا۔ میں آنحضرت ﷺ کے پاس بھی آتا آپؐ نماز پڑھ کر اپنی جگہ پر بیٹھے رہتے۔

میں آپؐ کو سلام کرتا پھر مجھے شبہ رہتا۔ آپؐ نے (مبارک) ہونٹ ہلا کر مجھ کو سلام کا جواب بھی دیا یا نہیں۔ پھر میں آپؐ کے قریب کھڑے ہو کر نماز پڑھتا رہتا اور روزدیدہ نظر سے آپؐ کو دیکھتا آپؐ کیا کرتے جب میں نماز میں ہوتا مجھ کو دیکھتے اور جب میں آپؐ کو دیکھتا تو آپؐ منہ پھیر لیتے جب اسی طرح ایک مدت گزری اور لوگوں کی روگردانی دوبھر ہو گی تو میں چلا اور ابو قتادہ اپنے چچا زاد بھائی کے باغ کی دیوار پر چڑھا اس سے مجھ کو بہت محبت تھی میں نے اس کو سلام کیا تو خدا کی قسم اس نے سلام کا جواب تک نہ دیا۔ میں نے کہا ابو قتادہ تجھ کو خدا کی قسم تو مجھ کو اللہ اور اس کے رسول کا ہمدرد سمجھتا ہے (یا نہیں) جب بھی اس نے جواب نہ دیا میں نے پھر قسم دے کر دوبارہ یہی کہا لیکن جواب ندارد پھر تیسری بار قسم دے کر یہی کہا تو اس نے یہ کہا کہ اللہ اور رسول خوب جانتے ہیں بس اس وقت تو (مجھ سے رہا نہ گیا) میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور پیٹھ موڑ کر دیوار پر چڑھ کر وہاں سے چل دیا۔ میں ایک بار مدینہ کے بازار میں جا رہا تھا اتنے میں ملک شام کا ایک (نصرانی) کسان ملا جو مدینہ میں اناج بیچنے لایا تھا وہ کہہ رہا تھا لوگو کعب بن مالک کو بتلاؤ۔ لوگوں نے میری طرف اشارہ کیا اس نے غسان کے بادشاہ کا (جو نصرانی تھا) ایک خط مجھ کو دیا مضمون یہ تھا۔ مجھ کو یہ خبر پہنچی ہے کہ تمہارے پیغمبر صاحب نے تم پر ستم کیا ہے اللہ تعالیٰ نے تم کو ایسا ذلیل نہیں بنایا ہے نہ بیکار (تم تو کام کے آدمی ہو) تم ہم لوگوں سے آن کر مل جاؤ ہم تمہاری خاطر مدارت بخوبی کریں گے۔ میں نے جب یہ خط پڑھا تو (اپنے دل میں کہنے لگا) یہ ایک دوسری بلاء ہوئی۔ میں نے وہ خط لے کر آگ کے تنور میں جھونک دیا۔ ابھی پچاس راتوں میں سے چالیس راتیں گزری تھیں کہ آنحضرت ﷺ کا پیغام لانے والا (خزیمہ بن ثابت) میرے پاس آیا کہنے لگا کہ آنحضرتؐ کا یہ حکم ہے تم اپنی جورو (عمیرہ بنت جبیر) سے بھی الگ رہو۔ میں نے پوچھا کیا اس کو طلاق دے دوں یا کیا کروں اس نے کہا نہیں اس سے الگ رہو صحبت وغیرہ نہ کرو۔ میرے دونوں ساتھیوں کو بھی یہی حکم کیا۔ آخر میں نے اپنی جورو سے کہہ دیا نیک بخت تو اپنے کنبے والوں میں چلی جا۔ وہیں رہ جب تک اللہ میرا کچھ فیصلہ نہ کرے (وہ چلی گئی) کعب نے کہا ہلال ابن امیہ کی جورو (خولہ بنت عاصم) آنحضرتؐ کے پاس آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ ہلال ابن امیہ (میرا خاوند) بوڑھا پھونس ہے اگر میں اس کا کام کرتی رہوں تو کیا آپؐ اس کو برا سمجھتے ہیں آپؐ نے فرمایا۔ نہیں کام کاج کرنے میں قباحت نہیں) پر وہ تجھ سے صحبت نہ کرے اس نے کہا خدا کی قسم وہ تو کہیں چلتا پھرتا بھی نہیں ہے جب سے یہ واقعہ ہوا ہے تب سے برابر رو دھو رہا ہے آج تک وہ اسی حال میں ہے کعب نے کہا مجھ سے بھی میرے بعض عزیزوں نے کہا تم بھی اگر اپنی جورو کے باب میں آنحضرت ﷺ سے اجازت مانگو (کہ وہ تمہاری خدمت کرتی رہے) تو مناسب ہے جیسے آنحضرتؐ نے ہلال ابن امیہ کی جورو کو خدمت کی اجازت دی (تم کو بھی اجازت دیں گے) کعب نے کہا میں تو خدا کی قسم کبھی اس بات میں آنحضرت ﷺ سے اجازت نہیں مانگنے کا کیونکہ مجھ کو معلوم نہیں کہ آنحضرت ﷺ کیا فرمائیں (اجازت دیں یا نہ دیں) میں جوان آدمی ہوں (ہلال کی طرح ضعیف اور ناتواں نہیں ہوں) خیر اس کے بعد دس راتیں اور گزریں اب پچاس راتیں پوری ہو گئیں اس وقت سے جب سے آپؐ نے لوگوں کو ہم سے سلام کلام کی ممانعت فرما دی تھی۔ پچاسویں رات کی صبح کو جب میں فجر کی نماز پڑھ کر اپنے گھر کی چھت پر بیٹھا تھا تو جیسے اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا (وضاقت علیھم انفسھم (التوبہ: 118) میرا دل تنگ ہو رہا تھا

اور زمین اتنی کشادہ ہونے پر بھی مجھ پر تنگ ہو گئی تھی۔ اتنے میں میں نے ایک پکارنے والے کی آواز سنی جو سلع پہاڑ پر چڑھ کر پکار رہا تھا کعب بن مالک خوش ہو جا۔ یہ سنتے ہی میں سجدے میں گر پڑا اور مجھ کو یقین ہو گیا۔ اب میری مشکل دور ہوئی اور آنحضرت ﷺ نے فجر کی نماز کے بعد لوگوں کو خبر دی کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارا قصور معاف کر دیا۔ اب لوگ خوشخبری دینے میرے پاس اور میرے دونوں ساتھیوں (مرارہ اور ہلال) کے پاس جانے لگے۔ ایک شخص زبیر بن عوام ؓ) گھوڑا کداتے ہوئے میرے پاس آئے اور قبیلے کا ایک شخص دوڑتا ہوا پہاڑ پر چڑھ گیا (حمزہ بن عمرو اسلمی) اور پہاڑ پر کی آواز گھوڑے سے جلد مجھ کو پہنچ گئی۔ خیر جب یہ خوشخبری کی آواز مجھ کو پہنچی میں نے (خوشی میں آن کر) کیا کیا دو کپڑے جو میرے پاس تھے وہ اتار کر اس کو پہنا دیئے اس وقت کپڑوں کی قسم سے میرے پاس یہی دو کپڑے تھے اور میں نے (ابو قتادہ ؓ سے) دو کپڑے مانگ کر پہنے اور آنحضرت ﷺ کے پاس چلا۔ رستہ میں فوج در فوج لوگ مجھ سے ملتے جاتے تھے اور مجھ کو مبارکباد دیتے جاتے تھے اور کہتے تھے کہ اللہ کی معافی تم کو مبارک ہو۔ کعب کہتے ہیں جب میں مسجد میں پہنچا۔ دیکھا تو آنحضرت ﷺ بیٹھے ہیں لوگ آپ کے گرد ہیں طلحہ بن عبید اللہ ؓ مجھ کو دیکھ کر دوڑ کر اٹھے اور مصافحہ کیا۔ مبارکباد دی۔ خدا کی قسم مہاجرین میں سے اور کسی نے اٹھ کر مجھ کو مبارکباد نہیں دی۔ میں طلحہ ؓ کا یہ احسان کبھی بھولنے والا نہیں۔ کعب کہتے ہیں جب میں نے آنحضرت ﷺ کو سلام کیا میں نے دیکھا آپؐ کا چہرہ خوشی سے جگمگا رہا تھا آپؐ نے فرمایا کعب وہ دن تجھ کو مبارک ہو جو ان سب دنوں سے بہتر ہے جب سے تیری ماں نے تجھ کو جنا۔ میں نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ یہ معافی اللہ کی طرف سے ہوئی یا آپؐ کی طرف سے۔ آپؐ نے فرمایا نہیں اللہ کی طرف سے ہوئی (اس نے خود معافی کا حکم اتارا)۔ آنحضرت ﷺ جب خوش ہوتے تو آپؐ کا چہرہ چاند کی طرح روشن ہو جاتا ہم لوگ اس کو پہچان لیتے۔

(بخاری کتاب المغازی باب حدیث کعب بن مالک)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

از قلم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عورتوں سے

حسنِ سلوک

عورتوں سے حسن سلوک کا آپؐ خاص خیال رکھتے تھے آپؐ نے سب سے پہلے دنیا میں عورت کے ورثہ کے حق کو قائم کیا۔ چنانچہ قرآن کریم میں لڑکوں اور لڑکیوں کو باپ اور ماں کے ورثہ کا حقدار قرار دیا گیا ہے۔ اسی طرح ماؤں اور بیویوں کو بیٹیوں اور خاوندوں کے ورثہ میں حقدار قرار دیا گیا ہے۔ اور بعض صورتوں میں بہنوں کو بھی بھائیوں کے ورثہ کا حقدار قرار دیا گیا ہے۔ اسلام سے پہلے دنیا کے کسی مذہب نے بھی اس طرح حقوق قائم نہیں کئے۔ اسی طرح آپؐ نے عورت کو اس کے مال کا مستقل مالک قرار دیا ہے خاوند کو حق نہیں کہ خاوند ہونے کی وجہ سے عورت کے مال میں دست اندازی کر سکے۔ عورت اپنے مال کے خرچ کرنے میں پوری مختار ہے۔ عورتوں سے حسن سلوک میں آپ ایسے بڑھے ہوئے تھے کہ عرب کے لوگ جو اس بات کے عادی نہ تھے ان کو یہ بات دیکھ کر ٹھوکر لگتی تھی۔ چنانچہ حضرت عمر ؓ بیان کرتے ہیں کہ میری بیوی بعض دفعہ میری باتوں میں دخل دیتی تو میں اس کو ڈانٹا کرتا تھا اور کہا کرتا کہ عرب کے لوگوں نے کبھی عورتوں کا یہ حق تسلیم نہیں کیا کہ وہ مردوں کو ان کے کاموں میں مشورہ دیں۔ اس پر میری بیوی کہا کرتی کہ جاؤ جاؤ' محمد رسول اللہ ﷺ کی بیویاں ان کو مشورہ دیتی ہیں اور آپ ان کو کبھی نہیں روکتے تو تم ایسا کیوں کہتے ہو' اس پر میں اسے کہا کرتا تھا کہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تو رسول کریم ﷺ کی بہت لاڈلی ہے اس کا ذکر نہ کرو' باقی رہی تمہاری بیٹی سو اگر وہ ایسا کرتی ہے تو اپنی گستاخی کی سزا کسی دن پائے گی۔ ایک دفعہ جب کسی بات سے ناراض ہو کر رسول کریم ﷺ نے فیصلہ کر لیا کہ کچھ دن آپؐ گھر سے باہر رہیں گے اور بیویوں کے پاس نہیں جائیں گے اور مجھے اس کی خبر ملی' تو میں نے کہا دیکھو جو میں کہتا تھا وہی ہو گیا۔ میں اپنی بیٹی حفصہؓ کے گھر میں گیا تو وہ رو رہی تھیں۔ میں نے کہا حفصہؓ کیا ہوا' کیا رسول کریم ﷺ نے تمہیں طلاق دے دی ہے۔ انہوں نے کہا یہ تو مجھے معلوم نہیں لیکن رسول کریم ﷺ نے کسی بات کی وجہ سے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ وہ کچھ عرصہ کے لئے گھر میں نہیں آئیں گے۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں میں نے کہا حفصہؓ میں تجھے پہلے نہیں سمجھایا کرتا تھا کہ تو عائشہؓ کی نقلیں کرتی ہے حالانکہ عائشہؓ تو رسول کریم ﷺ کو خاص طور پر پیاری ہے۔ دیکھ آخر تو نے وہی مصیبت سہیڑ لی جس کا مجھے خوف تھا یہ کہہ کر میں رسول کریم ﷺ کے پاس آیا۔ رسول کریم ﷺ ایک کھردری چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے۔ آپؐ کے جسم پر کرتہ نہ تھا۔ اور آپؐ کے سینہ اور کمر پر چٹائی کے داغ لگے ہوئے تھے میں آپ کے پاس بیٹھ گیا اور کہا یا رسول اللہ یہ قیصر و کسریٰ کہاں مستحق ہیں اس بات کے کہ ان کو خدا تعالیٰ کی نعمتیں ملیں مگر وہ تو کس آرام سے زندگی بسر کر رہے ہیں اور خدا کے رسولؐ کو یہ تکلیف ہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ عمرؓ یہ درست نہیں اس قسم کی زندگیاں خدا کے رسولوں کی نہیں ہوتیں یہ دنیا دار بادشاہوں کا شغل ہے۔ پھر میں نے آپ کو سارا واقعہ سنایا جو میری بیوی اور بیٹی کے ساتھ گزرا تھا رسول کریم ﷺ میری باتیں سن کر ہنس پڑے اور فرمایا عمرؓ یہ بات درست نہیں کہ میں نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے۔ میں نے تو صرف ایک مصلحت کی خاطر کچھ دنوں کے لئے اپنے گھر سے باہر رہنے کا فیصلہ کیا ہے۔

(بخاری کتاب النکاح باب موعظۃ الرجل بذنتہ الحال زوجھا)

عورتوں کے جذبات کا آپؐ کو اتنا خیال تھا کہ ایک دفعہ نماز میں آپؐ کو ایک بچہ کے رونے کی آواز آئی تو آپ نے نماز جلدی جلدی پڑھا کر ختم کر دی پھر فرمایا ایک بچہ کے رونے کی آواز آئی تھی' میں نے کہا اس کی ماں کو کتنی تکلیف ہو رہی ہو گی۔ چنانچہ میں نے نماز جلد ختم کر دی تاکہ ماں اپنے بچہ کی خبرگیری کر سکے۔

(بخاری کتاب الصلوٰۃ باب من اخف الصلوٰۃ عند بکاء الصبی)

جب آپؐ ایسے سفر پر جاتے جس میں عورتیں بھی ساتھ ہوتیں تو ہمیشہ آہستگی سے چلنے کا حکم دیتے۔ ایک دفعہ ایسے ہی موقعہ پر جبکہ سپاہیوں نے اپنے گھوڑوں کی باگیں اور اونٹوں کی نکیلیں اٹھالیں۔ آپؐ نے فرمایا رفقا بالقواریر ارے کیا کرتے ہو عورتیں بھی ساتھ ہیں اگر تم اس طرح اونٹ دوڑاؤ گے تو شیشے چکنا چور ہو جائیں گے۔

(بخاری کتاب الادب)

ایک دفعہ جنگ کے میدان میں کسی گڑبڑ کی وجہ سے سواریاں بدک گئیں۔ رسول کریم ﷺ بھی گھوڑے سے گر گئے اور بعض مستورات بھی گر گئیں۔ ایک صحابی جن کا اونٹ رسول کریم ﷺ کے پیچھے تھا۔ رسول کریم ﷺ کو گرتے ہوئے دیکھ کر بے تاب ہو گئے اور کود کر یہ کہتے ہوئے رسول کریم ﷺ کی طرف دوڑے "یا رسول اللہ میں مرجاؤں اور آپ بچے رہیں۔" رسول کریم ﷺ کے پاؤں رکاب میں الجھے ہوئے تھے آپؐ نے جلدی جلدی اپنے آپ کو آزاد کیا اور اس صحابی کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا "مجھے چھوڑو اور عورتوں کی طرف جاؤ" جب رسول کریم ﷺ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپؐ نے اس وقت سب مسلمانوں کو جمع کر کے جو وصیتیں کیں ان میں ایک بات یہ بھی تھی کہ میں تم کو اپنی آخری وصیت یہ کرتا ہوں کہ عورتوں سے ہمیشہ حسن سلوک کرتے رہنا۔ آپؐ اکثر فرمایا کرتے تھے جس کے گھر میں لڑکیاں ہوں اور وہ ان کو تعلیم دلائے اور ان کی اچھی تربیت کرے خدا تعالیٰ قیامت کے دن اس پر دوزخ حرام کر دے گا۔

(ترمذی جلد 2 ابواب البر والصلۃ باب ماجاء فی النفقۃ علی البنات)

عربوں میں رواج تھا کہ اگر عورتوں سے کوئی غلطی ہو جاتی تو انہیں مار پیٹ لیا کرتے تھے۔ رسول کریم ﷺ کو جب اس کی اطلاع ملی۔ تو آپؐ نے فرمایا۔ عورتیں خدا کی لونڈیاں ہیں تمہاری لونڈیاں نہیں۔ ان کو مت مارا کرو۔

معاویہ بن ہندہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے پوچھا۔ یا رسول اللہ بیوی کا حق ہم پر کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا جو خدا تمہیں کھانے کے لئے دے وہ اسے کھلاؤ۔ اور جو خدا تمہیں پہننے کے لئے دے وہ اسے پہناؤ۔ اور اس کو تھپڑ نہ مارو اور گالیاں نہ دو اور اسے گھر سے نہ نکالو۔

(ابو داؤد)

آپؐ کو عورتوں کے جذبات کا اس قدر احساس تھا کہ آپؐ ہمیشہ نصیحت فرماتے تھے کہ جو لوگ باہر سفر کے لئے جاتے ہیں انہیں جلدی گھر واپس آنا چاہئے تاکہ ان کے بال بچوں کو تکلیف نہ ہو۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جب کوئی شخص اپنی ان ضرورتوں کو پورا کر لے جس کے لئے اسے سفر کرنا پڑا تھا تو اسے چاہئے اپنے رشتہ داروں کا خیال کر کے جلدی واپس آئے۔ (بخاری و مسلم)

آپؐ کا اپنا طریق یہ تھا۔ کہ جب سفر سے واپس آتے تھے تو دن کے وقت شہر میں داخل ہوتے تھے۔ اگر رات آجاتی تھی' تو شہر کے باہر ہی ڈیرہ ڈال دیتے تھے اور صبح کے وقت شہر میں داخل ہوتے تھے اور ہمیشہ اپنے اصحابؓ کو منع فرماتے تھے۔ کہ اس طرح اچانک گھر میں آکر اپنے اہل عیال کو تنگ نہیں کرنا چاہئے۔ (بخاری و مسلم)

اس میں آپؐ کے مد نظر یہ حکمت تھی کہ عورت اور مرد کے تعلقات جذباتی ہوتے ہیں مرد کی غیر حاضری میں اگر عورت نے اپنے لباس اور جسم کی صفائی کا پورا خیال نہ رکھا ہو اور خاوند اچانک گھر میں آ داخل ہو تو ڈر ہوتا ہے کہ وہ محبت کے جذبات جو مرد عورت کے درمیان ہوتے ہیں ان کو کوئی ٹھیس نہ لگ جائے پس آپؐ نے ہدایات فرما دی کہ انسان جب بھی سفر سے واپس آئے۔ دن کے وقت گھر میں داخل ہو۔ اور بیوی بچوں کو پہلے خبر دے کر داخل ہو تاکہ وہ اس کے استقبال کے لئے پوری طرح تیاری کر لیں۔

(دیباچہ تفسیر القرآن ص 255 تا 257)

☆......☆......☆......☆

پاک محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

نبیوں کا سردار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل انٹرنیشنل سے

رپورٹ : فہیم احمد خادم صاحب

غانا میں تعلیمی اور تربیتی مراکز کی کارکردگی پر ایک نظر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مسند خلافت پر سرفراز ہوتے ہی دعوت الی اللہ کے میدان میں ایک نئی لہر پیدا ہوئی۔ خدا کے فضل سے دیکھتے ہی دیکھتے لاکھوں افراد احمدیت کی آغوش میں آنے لگے تب پیارے آقا نے ان نومبائعین کی تربیت پر زور دیا اور قرآنی ہدایت کی روشنی میں تاکید فرمائی کہ ان کی تربیت کے مراکز قائم کئے جائیں جہاں ان کے چند نمائندے بلا کر ان کی تربیت کی جائے' انہیں دین کے مسائل سے آگاہ کیا جائے۔ تب یہ لوگ واپس جا کر اپنے اپنے علاقوں میں اس تربیت کے کام کو جاری رکھیں۔ جماعت احمدیہ غانا نے پیارے امام کی آواز پر والہانہ لبیک کہنے کی سعادت حاصل کی۔

ابتدائی تربیتی سنٹر برائے نومبائعین

جماعت نے فوری طور پر کماسی کے قریب Boadi کے مقام پر پہلا تربیتی کورس شروع کر دیا۔ چند نومبائعین کو بلا کر چند روزہ تربیتی پروگرام تشکیل دیا گیا۔ اس میں انہیں نماز کی ادائیگی کا طریق سکھایا گیا نیز بنیادی دینی معلومات فراہم کی گئیں۔ لیکن جلد ہی حسب حالات اس مقصد کے لئے دو قسم کے تربیتی کورسز منعقد کرنے کا پروگرام بنایا گیا۔

(1) چھ ماہ کا تربیتی کورس

(2) دو ہفتہ کا تربیتی کورس

چھ ماہ کا تربیتی کورس برائے نومبائعین

یہ کورس 1991ء میں شروع ہوا۔ پہلے کورس میں پانچ طلبہ شریک ہوئے جبکہ دوسرے کورس میں شرکاء کی تعداد 19 تھی۔ خدا کے فضل سے 1999ء تک اس قسم کے 9 کورسز منعقد کئے جا چکے ہیں۔ ان کورسز کے دوران 233 نومبائعین کو دینی معلومات بہم پہنچائی گئیں۔

دو ہفتہ کا تربیتی کورس برائے ائمہ

نومبائعین میں ائمہ بیوت الذکر بھی تھے۔ لہٰذا ان کی تربیت کے لئے الگ دو ہفتہ کا تربیتی کورس شروع کیا گیا۔ کورس کے دوران ان کی تعلیم و تربیت کا انتظام کیا گیا اور جماعت احمدیہ کا تفصیلی تعارف کروایا گیا۔ اس کا مقصد یہی تھا کہ وہ ان معلومات کو اپنے اپنے علاقوں میں پہنچائیں اور اس تربیتی کام کو آگے جاری رکھیں۔ اس قسم کا پہلا کورس 1994ء میں منعقد ہوا۔ یہ کورس اکرا میں مکرم الحاج ابراہیم بانسو صاحب کے گھر پر منعقد ہوا۔ ان کورسز میں شامل ائمہ کی تعداد مختلف رہی۔ کبھی چالیس اور کبھی چھتیس وغیرہ۔ تاہم خدا کے فضل سے اپریل 1999ء تک اس قسم کے 45 کورسز ہو چکے ہیں جن کے نتیجہ میں چھ سو ائمہ کو تربیت اور جماعت کے تعارف کے مراحل سے بخوبی گزارا گیا ہے۔

ابتداء میں دونوں کورسز کے لئے جگہ مکرم ڈاکٹر یوسف احمد اڈوسی صاحب فراہم کرتے رہے۔ اب اصل مسئلہ ان کورسز کے لئے الگ مستقل عمارت کی تعمیر کا تھا۔

تربیتی مرکز کے لئے نئی عمارت کی تعمیر

کورسز مستقل بنیادوں پر جاری رکھنے کے لئے ایک الگ عمارت کی تعمیر کی ضرورت تھی۔ چنانچہ خدا کے فضل سے اس کے لئے الگ خوبصورت اور کشادہ عمارت تعمیر کی گئی۔ اس عمارت کی تعمیر کا سہرا مکرم ڈاکٹر یوسف احمد اڈوسی صاحب کے سر ہے۔ انہوں نے ذاتی زمین پر اپنے ذاتی خرچ سے تربیتی..... مرکز کے لئے تمام بنیادی ضروریات پر مشتمل ایک شاندار عمارت تعمیر کرائی اور اسے جماعت احمدیہ غانا کے سپرد کر دیا۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

خدا کے فضل سے اب یہاں ائمہ کے لئے کورسز بسہولت منعقد کئے جاتے ہیں اور انہیں رہائش اور کلاسز وغیرہ کے لئے کوئی دقت پیش نہیں آتی۔

رپورٹ ششماہی تربیتی کورس

(منعقدہ یکم ستمبر 98ء تا یکم مارچ 99ء)

یہ کورس یکم ستمبر 1998ء تا یکم مارچ 1999ء منعقد کیا گیا۔ اس میں غانا کے مختلف ریجنز کے چالیس نومبائعین شریک ہوئے۔

رپورٹ دو ہفتہ تربیتی کورس

(منعقدہ 15 تا 28۔ اپریل 1999ء)

اس کورس کا آغاز 15۔ اپریل 1999ء سے ہوا اور یہ 28۔ اپریل 1999ء تک جاری رہا۔ اس میں غانا کے مختلف ریجنز کے 27۔ نومبائعین ائمہ شریک ہوئے۔

مورخہ 16۔ اپریل کو اس کی افتتاحی تقریب کا آغاز مکرم و محترم حافظ جبرائیل سعید صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ غانا کی زیر صدارت' میں ہوا۔ صدر مجلس نے سب ائمہ کو خوش آمدید کہا اور افتتاحی دعا کرائی۔ اس کے بعد مکرم مولوی مظفر احمد خالد صاحب ریجنل مشنری نے شرکاء سے خطاب کیا اور کورس کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ پھر مکرم ڈاکٹر یوسف احمد اڈوسی صاحب نے مختصر نصائح سے نوازا اور آخر پر اشانٹی ریجن کے صدر مکرم عبداللہ ناصر بوٹنگ نے افتتاحی خطاب فرمایا۔

یہ کلاس روزانہ پانچ گھنٹے جاری رہی۔ اس دوران شرکاء کے لئے مختلف پیریڈز کا انتظام کیا گیا۔ مختلف علماء کو بعض مخصوص موضوعات پر تقاریر کرنے کے لئے مدعو کیا گیا۔ وہ اپنے مقررہ پیریڈ میں تشریف لاتے اور طلباء کو مقررہ موضوعات پر نوٹس لکھواتے اور اپنے موضوع پر تفصیل سے روشنی ڈالتے۔ بعض موضوعات پر بلحاظ اہمیت ایک سے زائد پیریڈ صرف کئے گئے۔ ان لیکچرز کے دوران ائمہ کے لئے انگریزی سے ان کی لوکل زبان Dagbani میں بھی رواں ترجمہ کیا جاتا رہا۔

اہم مسائل پر مشتمل تحریری مواد بھی بطور نصاب فراہم کیا گیا جس میں آیات قرآنیہ اور احادیث مع ترجمہ درج تھیں۔

عملی پروگرام

نماز باجماعت اور نماز جمعہ کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا۔ ایم ٹی اے باقاعدگی سے روزانہ کچھ وقت کے لئے دکھایا جاتا رہا۔ جماعتی تقریبات مثلاً حضور پر نور ایدہ اللہ کے جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر خطابات پر مشتمل ویڈیو کیسٹس دکھائی گئیں نیز مجالس سوال و جواب بھی منعقد ہوتی رہیں۔

جماعتی اداروں کا تعارف

ان شرکاء کو جماعتی اداروں کی سیر کروائی گئی۔ اس سیر کے دوران انہیں ان اداروں کا تعارف کروایا گیا اور ان سے متعلقہ ان کے سوالات کے جوابات دیئے گئے۔ آخر پر انہیں جماعت احمدیہ اکرافو کے قبرستان بھی لے جایا گیا جہاں جماعت احمدیہ غانا کے ابتدائی بزرگان مدفون ہیں۔ خاص طور پر مکرم و محترم چیف مہدی آپا کی قبر پر دعا کی گئی جنہوں نے غانا میں سب سے پہلے احمدیت قبول کی تھی اور ان کے توسط سے آگے یہ فیض پھیلا۔

اختتامی تقریب

مورخہ 28۔ اپریل کو اکرا میں واقع غانا کے احمدیہ مرکزی ہیڈ کوارٹر میں ائمہ کے اس کورس کی اختتامی تقریب ہوئی۔ یہ تقریب مکرم و محترم مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر جماعت احمدیہ غانا کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ ایک امام نے تلاوت کی' بعد میں ایک نظم ہوئی پھر دو ائمہ نے کورس کے بارہ میں اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔ بعد میں سب شرکاء کی خدمت میں کتابیں منتخب آیات قرآنیہ' منتخب احادیث اور Prayer Book پر مشتمل تحفہ پیش کیا گیا۔ پھر مکرم و محترم حافظ جبرائیل سعید صاحب نائب امیر نے خطاب کیا اور آخر پر مکرم و محترم مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر جماعت احمدیہ غانا نے ائمہ کو نصائح فرمائیں۔ تمام ائمہ رات

باقی صفحہ 6 پر

پرنس آف ویلز کی خدمت میں اسلامی اصول کی فلاسفی کا تحفہ

گذشتہ سے پیوستہ سال حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی عظیم الشان تصنیف اسلامی اصول کی فلاسفی پر ایک صدی مکمل ہونے پر حضرت امام جماعت احمدیہ نے خاص طور پر ہدایت فرمائی تھی کہ اس کتاب کی کثرت سے اشاعت کی جائے۔ چنانچہ جہاں مختلف ذرائع سے کتاب موصوف کی بکثرت اشاعت دنیا بھر کے مختلف ممالک میں کی گئی' وہاں اس کتاب کے انگریزی ترجمہ کا ایک نسخہ ہزرائل ہائی نیس پرنس چارلس' پرنس آف ویلز' کی خدمت میں بھی پیش کیا گیا۔ جو آپ نے بخوشی قبول فرمایا۔

اس کی تقریب یوں پیدا ہوئی کہ عزت مآب پرنس آف ویلز کی طرف سے سینٹ جیمز پیلیس میں برصغیر ہندو پاکستان کی آزادی پر پچاس سال پورے ہونے پر 13۔ جون 1997ء کو ایک استقبالیہ دیا' جس میں ملک بھر کی ان شخصیات کو دعوت دی گئی جنہوں نے مقامی طور پر اپنی کمیونٹی کی نمایاں خدمات انجام دیں اور ملک میں بسنے والے مختلف گروہوں کے درمیان افہام و تفہیم کی عمدہ فضا پیدا کرنے میں قابل قدر مساعی انجام دیں۔

مسز بشریٰ حفیظ' لوکل صدر لجنہ اماء اللہ' بھی ان مہمانوں میں شامل تھیں جنہیں اس موقع پر مدعو کیا گیا تھا۔ آپ برقع پہنے ہوئے تھیں۔ آپ نے عزت مآب پرنس چارلس کے ساتھ مختصراً گفتگو کے دوران اسلامی اصول کی فلاسفی کے انگریزی ترجمہ کا تحفہ پیش کیا۔ یہ تحفہ سکاٹش چیک دار موٹے خوبصورت کاغذ میں پیک کیا ہوا تھا جو پرنس آف ویلز نے خوشی سے قبول کیا اور دریافت فرمایا کہ اس کتاب میں کیا بات بیان ہوئی ہے۔ اس کا موضوع کیا ہے۔ اس طرح پیغام حق بفضلہ تعالیٰ پرنس آف ویلز تک پہنچ گیا۔

(احمدیہ بلٹن لندن۔ جنوری 1998ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آل ربوہ سوئمنگ اور باسکٹ بال مقابلہ جات

سوئمنگ مقابلہ جات

اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کو 20، 21- ستمبر 1999ء کو آل ربوہ سوئمنگ مقابلہ جات کے انعقاد کی توفیق ملی۔ تمام مقابلہ جات خدام الاحمدیہ پاکستان کے سوئمنگ پول میں ہوئے۔ مقابلہ جات سے قبل سوئمنگ پول کے ماحول کو مزید خوبصورت بنانے کیلئے مختلف رنگوں کے جھنڈے آویزاں کئے گئے۔ پول میں Tracks لگا دیئے گئے۔ پول کی مغربی دیوار کی طرف ریلنگ پر روشنی کیلئے مختلف رنگوں کے بلب لگائے گئے جو جلنے پر حسین اور دلکش منظر پیش کرتے رہے۔ مہمانوں کیلئے خصوصی نشستوں کا انتظام کیا گیا۔ اسی طرح موسم کی مناسبت سے مشروبات اور ٹھنڈے پانی کا بھی اہتمام کیا گیا۔

ان مقابلہ جات کو دلچسپ بنانے کیلئے اطفال اور خدام کی درجہ بندی کی گئی۔ جن کی ترتیب کچھ اس طرح سے تھی۔ انڈر 10، انڈر 12، انڈر 14، انڈر 16، اور OPEN مقابلہ جات جن میں کم عمر کھلاڑیوں کو بھی حصہ لینے کی اجازت تھی۔

انڈر 10 مقابلہ جات میں فری اسٹائل 20 میٹر، انڈر 12 میں فری اسٹائل 50 میٹر اور بریسٹ 50 میٹر، انڈر 14 میں فری اسٹائل 50 میٹر، بیک اسٹروک 50 میٹر، بریسٹ اسٹروک 50 میٹر، بٹر فلائی 50 میٹر، انڈر 16 میں فری اسٹائل 50 میٹر، 100 میٹر، بیک اسٹروک 100 میٹر، بریسٹ اسٹروک 100 میٹر، بٹر فلائی 50 میٹر اور اسی طرح OPEN میں فری اسٹائل 50، 100 اور 200 میٹر، بیک اسٹروک 100 اور 200 میٹر، بریسٹ اسٹروک 100 اور 200 میٹر، بٹر فلائی 100 میٹر، انفرادی میڈلے 200 میٹر اور انفرادی اسٹائل ریلے 4x50 میٹر مقابلہ جات شامل تھے۔ ان مقابلہ جات میں کل 43 کھلاڑیوں نے حصہ لیا جبکہ مقابلہ جات کی ٹوٹل تعداد 22 رہی۔ تمام مقابلہ جات نہایت درجہ نظم و نسق پر مشتمل تھے۔ مورخہ 21- ستمبر بروز منگل کا دن دوسرا اور اختتامی دن تھا۔ جس دن مہمان خصوصی محترم شبیر احمد صاحب ثاقب مہتمم صحت جسمانی پاکستان تھے۔ انہوں نے خدام اور اطفال میں انعامات تقسیم کئے اور مختصر نصیحت کے بعد دعا کروائی جس پر اس منظم تقریب کا اختتام ہوا۔

آل ربوہ باسکٹ بال ٹورنامنٹ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ روحانی تربیت کے ساتھ ساتھ خدام و اطفال کی جسمانی نشوونما کا بھی پورا خیال رکھتے ہوئے ان کی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کیلئے گاہے بگاہے کھیلوں کے مواقع فراہم کرتی رہتی ہے۔

ربوہ باسکٹ بال کورٹ ہماری جماعت کی بہت سی حسین یادوں کو تازہ کرتا ہے انہی یادوں کو زندہ کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے ایک مرتبہ پھر مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کو مجلس صحت مرکزیہ کے تعاون سے آل ربوہ باسکٹ بال ٹورنامنٹ کروانے کی توفیق دی۔ یہ ٹورنامنٹ گزشتہ ماہ اگست کی 10- تاریخ کو شروع ہوا۔ وقفے وقفے سے اس کے میچز ہوتے رہے۔ درمیان میں التوا اور فائنل میچ (جو کہ 28- ستمبر بروز منگل ہوا) میں تاخیر کی وجوہات نیشنل چیمپئن شپ کے سلسلہ میں کیمپ اور شمولیت کے علاوہ ڈویژنل چیمپئن شپ میں شرکت بھی تھیں۔

یہ ٹورنامنٹ بلاک وائز تھا اس میں کل 8 ٹیموں نے شرکت کی۔ میچز کی تعداد 24 رہی۔ فائنل میچ کے دن گراؤنڈ کو قناتوں سے کور کیا گیا۔ جن پر خوب صورت رنگوں کے کپڑے لگا کر ایک حسین منظر پیش کیا گیا۔ مہمان خصوصی چوہدری محمد علی صاحب جو کہ آج کل وکیل التصنیف ہیں ماضی میں پاکستان باسکٹ بال فیڈریشن کے سینئر پریذیڈنٹ، ممبر سلیکشن کمیٹی باسکٹ بال فیڈریشن پنجاب باسکٹ بال ایسوسی ایشن کے جنرل سیکرٹری اور پاکستان باسکٹ بال ٹیم کے مینیجر رہ چکے ہیں۔ آپ نے فائنل میچ جو کہ رحمت بلاک الف اور برکات بلاک کے مابین ہوا دیکھا۔ میچ سے کچھ دیر قبل بارش ہو گئی جس نے اس میچ کے مزے کو دوبالا کر دیا۔ ماحول خوشگوار اور موسم سحر انگیز ہونے کی وجہ سے 250-300 کے قریب مہمانوں اور شائقین نے اس میچ کو ملاحظہ کیا۔ یہ میچ رحمت بلاک الف نے جیت لیا۔ ریفری کے فرائض چوہدری لطیف احمد صاحب جھمٹ اور سید طاہر حسین صاحب نے سر انجام دیئے۔ آخر پر کھلاڑیوں کے درمیان محترم مہمان خصوصی صاحب نے انعامات تقسیم فرمائے دعا پر اس تقریب کا اختتام ہوا۔ تمام میچ کی MTA کیلئے ریکارڈنگ ہوئی جبکہ دوران میچ مہمانوں کی مشروبات اور کیک سے تواضع کی گئی۔

(رپورٹ: فرید احمد ناصر صاحب)

بقیہ صفحہ 5

اکرامیں رہے اور اگلے روز صبح اپنی اپنی منزلوں کو روانہ ہوئے۔

اس تربیتی کورس کی مکمل تدریس اور دیگر علمی و تعارفی پروگرام کے انچارج مکرم عبدالرحمان بن ہارون صاحب تھے۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ کورس بخیر و خوبی اپنے اختتام کو پہنچا۔ اللہ تعالیٰ جملہ انتظامیہ کو اپنے فضل سے جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کورسز کے نیک ثمرات مترتب فرمائے۔

(الفضل انٹرنیشنل یکم اکتوبر 99ء)

بشارت احمد صاحب

خوشحال زندگی

انسانی زندگی اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ اور یہ انسان کو صرف ایک بار ہی نصیب ہوتی ہے۔ کسی نے بہت خوبصورت بات کہی ہے کہ اے انسان جب تو اس دنیا میں پیدا ہوا تو تو رو رہا تھا اور تیرے ارد گرد لوگ تیری پیدائش کی وجہ سے ہنس رہے تھے۔ چاہئے کہ تو زندگی میں اس طرح رہے اور ایسے کام کرے کہ جب تیرا سفر آخر آئے تو تو خوش اور ہنس رہا ہو کہ مجھے نیکی کے اچھے اچھے کام کرنے کا موقعہ زندگی بھر ملتا رہا مگر تیرے آس پاس کے لوگ رو رہے ہوں کہ ان کو تیری جدائی کا افسوس اور غم ہو۔

آج کل کے اس جدید اور ترقی پذیر اور ترقی یافتہ زمانہ میں زندگی کی رفتار بہت تیز ہو گئی ہے۔ ایک وقت تھا کہ شوگر۔ بلڈ پریشر اور دل کی امراض بڑے بڑے امراء اور سیٹھ لوگوں کو ہی لاحق ہوا کرتی تھیں مگر اب اس دور میں متوسط بلکہ غریب طبقہ کے لوگ بھی ان موذی بیماریوں میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ اس کی کئی ایک وجوہات ہیں جن میں ناخالص خوراک اور ماحول کی آلودگی سرفہرست ہیں۔ جن پر کافی حد تک ہمارا کنٹرول نہیں۔ لیکن اور بے شمار باتیں ہیں جن کو ہم قابو میں لا کر اپنی زندگی کو آسان۔ خوشحال اور آرام دہ بنا سکتے ہیں۔ آیئے ایک ایک بات کو زیر بحث لا کر مضمون کو آگے لے کر چلتے ہیں۔

یہ بات تو طے ہے کہ ہمیں رزق خدا تعالیٰ کی طرف سے ملتا ہے۔ البتہ اس کو حاصل کرنے کے لئے جائز۔ واجب۔ مناسب اور صحیح کوشش ہم پر لازم ہے۔ اگر ایک دفعہ منزل اور ہدف کا تعین ہو جائے تو پھر سفر کی کوفت اور تکلیف مشکل معلوم نہیں ہوا کرتی۔

اب اس یقین کو دل میں لئے ہوئے ہم ذرا مزید آگے چلتے ہیں۔ والدین کا فرض ہے کہ بچپن میں اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت، پرورش و نگہداشت صحیح دینی اصولوں کو مد نظر رکھ کر کریں۔ ان کے اندر خود اعتمادی۔ عزت نفس یقین اور اعتقاد کو بڑی مضبوطی سے قائم کریں۔ اپنے خاندان اور اڑوس پڑوس میں رہنے والے مالدار اور صاحب ثروت احباب کی حیثیت سے بچوں کے اندر احساس محرومی کے جذبہ کو نہ پیدا ہونے دیں۔ اس طرح ان معصوم بچوں کے اندر آہستہ آہستہ مطمئن۔ خوشحال اور خوشگوار زندگی گزارنے کے جذبہ کو اجاگر کیا جائے۔

والدین اپنی روزمرہ زندگی کے اندر صبر شکر اور رضائے الٰہی پر اطمینان کا اظہار کریں۔ چھوٹے بچے اپنی کم عمری میں چیزیں اور باتیں بڑی تیزی سے اخذ کرتے اور جذب کرتے ہیں۔ اگر والدین سکون چین اور اطمینان سے زندگی بسر کرتے ہیں۔ ان کی حرکات و سکنات، لین دین تعلق، برتاؤ اور سلوک متوازن ہیں تو یقین مانیئے آپ کی اولاد دل کی رئیس۔ دماغ کی قانع۔ اور قول و فعل کی یکسانیت کی بڑی درست مثال پیش کرے گی۔

خدا تعالیٰ کی ذات عالی جناب پر توکل۔ سادہ لباس۔ سادہ اور خالص خوراک سادہ طرز زندگی اور سادہ رہن سہن ہماری زندگی کے اندر ایک چمک اور جلاء پیدا کر دیں گے۔

بعض اوقات دوسروں کی دیکھا دیکھی ہم کئی ایک ایسے اخراجات اپنے ذمے لے لیتے ہیں جن کی چنداں ضرورت نہیں ہوتی۔ اکثر بد رسوم اسی سے نشوونما پاتی ہیں۔

ہمیں لازم ہے کہ ہم اپنی زندگی کے پروگرام اور اس کا لائحہ عمل اپنی حیثیت اور اپنی ضرورت کے مطابق طے کریں مانگی تانگی رقم سے زندگی نہ گزاری جائے۔ اس طرح بچوں کے اندر لاشعوری طور پر ایک Complex پیدا ہو جاتا ہے جو ساری عمر ان کے ساتھ چمٹا رہتا ہے۔ اور ان کے لئے ضرر رساں ہے۔

خوشحال زندگی سے مطلب مالدار زندگی ہرگز نہیں۔ خوشحال زندگی سے مراد امیرانہ زندگی نہیں۔ خوشحال زندگی سے مراد وہ زندگی ہے جس میں سکون۔ آرام و آسائش۔ میل ملاپ مروت۔ محبت اور پیار دل کا چین اور دماغ کا سکون ہے۔ جس کے اندر افراتفری، ہیجانی حالت اور بھاگو دوڑو کی کیفیت نہیں۔

خوشحال زندگی جہاں چین و سکون فراہم کرتی ہے وہاں دل کی گھبراہٹ اور ذہنی پریشانی سے بھی نجات عطا کرتی ہے۔ اس کے اندر ایک توازن۔ ایک ٹھہراؤ اور ایک وقار پایا جاتا ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے انسان یوں محسوس کرتا ہے کہ گویا اس نے کچھ پا لیا ہے حاصل کر لیا ہے۔ وہ دوسروں کی فلاح و بہبود میں دلچسپی لینے لگتا ہے۔ دوسروں کے کام آنے کا سوچتا ہے۔ وگرنہ پیسہ پیسہ۔ جائیداد اور نت نئی مشینوں سے کھیلتے رہنا۔ ہمیں آرام اور خوشحال زندگی کے کنارہ سے بہت دور لے جاتا ہے۔

عام طور پر کامیاب زندگی سے مراد یہی لی جاتی ہے کہ اپنا مکان بنا لیا۔ بچوں کی شادیاں کر دیں۔ اور پھر اس مال کو بچوں میں آگے بانٹ دیا۔ اور بس۔

حالانکہ مقصد حیات اس سے بہت آگے اور بہت بلند ہے۔ خدا سے تعلق دوسروں کے کام آنا۔ ان کے معاملات کو سلجھانے میں خلوص نیت سے کام کرنا۔ ان سے ہمدردی کرنا، اور ان کی دعائیں لینا۔ یہ زندگی بڑی عارضی ہے۔ اس کی قدر بڑی لازم ہے۔ اس کا بے جا مصرف درست نہیں۔ اپنے کام کاج سنوارنے کے علاوہ اس کو نافع الناس بنانا بھی ضروری ہے۔ حدیث میں آیا ہے جو شخص دوسروں کو نفع پہنچانے کا باعث بنتا ہے خدا تعالیٰ اس کی زندگی میں برکت ڈال دیتا ہے خدا تعالیٰ کرے کہ ہم موجودہ دور کی ثقافتوں سے بچ کر زندگی گزارنا سیکھ سکیں۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

نکاح

○ مکرم چوہدری افضل طاہر صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع جھنگ تحریر کرتے ہیں۔ خاکسار کی چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ منزہ صادقہ بنت مکرم محمد اشرف ناصر شاہد صاحب مرحوم مربی سلسلہ کا نکاح ہمراہ مکرم ڈاکٹر محمد زاہد الرحمٰن صاحب آف جاپان سے مبلغ سات لاکھ پچاس ہزار جاپانی ین حق مہر پر محترم سید سجاد احمد شاہ صاحب نیشنل امیر جماعت احمدیہ جاپان نے مورخہ 23۔ ستمبر 99ء کو جاپان میں پڑھا۔

عزیزہ منزہ صادقہ حضرت حافظ مولوی فضل الدین صاحب آف کھاریاں رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ جن کا نام انجام آتھم میں 313 رفقاء میں دوسرے نمبر پر درج ہے' کی پڑنواسی ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ اپنے فضل سے جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے اور دینی دنیاوی حسنات کا موجب بنائے۔ (آمین)

○ مکرم محمد حمید منہاس صاحب مقیم جرمنی ابن مکرم میاں مجید احمد خاں صاحب منہاس چک نمبر 166 مراد تحصیل چشتیاں کا نکاح عزیزہ رفعت عباس صاحبہ بنت غلام عباس مرحوم مقیم جرمنی کے ساتھ مورخہ 99-10-1 کو مکرم محمد اعظم لسکانی صاحب معلم وقف جدید نے بیت الذکر چک نمبر 166 مراد ضلع بہاولنگر میں مبلغ۔/10000 جرمن مارک حق مہر پر پڑھا دعا کریں کہ خدا تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے مبارک کرے۔ (آمین)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 12۔ ستمبر 99ء کو مکرم عبدالسلام عارف صاحب مربی سلسلہ کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام عطاء القاسم تجویز ہوا ہے۔

نومولود مکرم ہارون احمد کھوسہ صدر جماعت احمدیہ صادقپور ضلع عمرکوٹ کا پوتا اور مکرم محمد موسیٰ عاجز صاحب کا نواسہ ہے۔

احباب کرام کی خدمت میں نومولود کی کامل صحت یابی' درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سانحہ ارتحال

○ مکرم صغیر احمد گھمن صاحب آف کبیروالہ مورخہ 3۔ اکتوبر 99ء بروز اتوار اپنی بس پر کبیروالہ سے بہاول پور جاتے ہوئے دنیاپور کے قریب بس الٹنے کی وجہ سے شدید زخمی ہو گئے فوری طور پر دنیاپور کے ہسپتال میں لے جایا گیا لیکن زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے اس روز انتقال کر گئے۔

مرحوم کی عمر تقریباً تیس سال تھی اور غیر شادی تھے۔ مورخہ 4۔ اکتوبر 99ء صبح آٹھ بجے کبیروالہ میں مکرم منور احمد قمر صاحب مربی سلسلہ نے جنازہ پڑھایا۔ اس کے بعد میت ان کے آبائی گاؤں چک نمبر A.H/1 ضلع خانیوال لائی گئی وہاں مکرم مبشر احمد صاحب ورک مربی سلسلہ ضلع خانیوال نے جنازہ پڑھایا۔ اور قبر تیار ہونے پر مکرم مربی صاحب موصوف نے ہی دعا کرائی۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔

نصرت جہاں اکیڈمی

گرلز سیکشن کی کامیابی

○ نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سیکشن کی طالبات نے علمی و ادبی مقابلہ جات ڈسٹرکٹ جھنگ میں درج ذیل پوزیشن حاصل کی ہیں۔

1۔ اردو مباحثہ۔ نور العین اول

2۔ اردو تقریر۔ ذیبوبیہ حسین دوئم

3۔ انگلش تقریر۔ عروشہ آفتاب سوئم

4۔ فی البدیہہ تقریر۔ ذیبوبیہ حسین سوئم

دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز بچیوں اور ادارہ کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے آمین۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی۔ ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

فرانس میں اعلیٰ تعلیم

○ وزارت سائنس و ٹیکنالوجی اور فرانس کے سفارت خانہ نے فرانس میں پوسٹ گریجویٹ تعلیم جو بالآخر Ph.D پر اختتام پذیر ہو گی کے لئے ان طلبہ سے درخواستیں طلب کی ہیں جنہوں نے پاکستان میں 16 سال کی تعلیم مکمل کی ہو۔ اس کے لئے سلیکشن نومبر 99ء میں ہو گی۔

انجینئرنگ (الیکٹریکل۔ میکینکل۔ سول اور کیمیکل) ٹیلی کمیونیکیشن۔ ایرو ناٹکس۔ بنیادی میڈیکل سائنسز۔ بایو ٹیکنالوجی۔ کیمسٹری۔ ماحولیاتی سائنسز۔ مینجمنٹ اور بزنس۔ داخلہ سے قبل پاکستان اور فرانس پہنچ کر فرانسیسی زبان کے کورسز کرنا لازمی ہو گا۔ تفصیل کے لئے روزنامہ جنگ مورخہ 10۔ اکتوبر 99ء ملاحظہ کریں۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 31۔ اکتوبر 99ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

پاکستان سے مذاکرات کریں گے

بھارتی وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی نے کہا ہے کہ پاکستان سے مذاکرات کریں گے۔ چاہے کوئی بھی سرکار ہو۔ فوجی کنٹرول کے خلاف اپنی تشویش سے آگاہ کر دیا ہے۔ اور سرحدوں پر فوج کو الرٹ کر دیا گیا ہے۔ بھارتی کابینہ کا خصوصی اجلاس بلا لیا گیا ہے۔

بین الاقوامی تبصرے

نواز شریف کی برطرفی اور فوجی حکومت کے اقتدار سنبھالنے پر امریکہ نے کہا ہے کہ مارشل لاء کی حمایت نہیں کریں گے۔ نواز شریف کی برطرفی غیر آئینی ہے۔ بی بی سی نے کہا ہے کہ حکومت کو برطرف نہ کرنے کے امریکی بیان کی سبکی ہوئی۔ کسی نے دھیان نہیں دیا۔ ایران نے کہا ہے کہ طالبان مخالف قوتوں نے فوج کی آمد کو افغانوں کے لئے بہتر قرار دیا۔ امید ہے کہ پاکستان میں امن اور سلامتی کی صورت حال جلد بحال ہو جائے گی۔ جرمنی اور فرانس نے تشویش کا اظہار کیا۔ کینیڈا نے پاکستان کے تمام سرکاری دورے معطل کر دیئے۔ برطانیہ نے اپنے شہریوں کو پاکستان کا دورہ منسوخ کرنے کی ہدایت کر دی۔

نواز شریف کی رہائی کا مطالبہ

جاپان نے مطالبہ کیا ہے کہ نواز شریف کو رہا کر دیا جائے۔

تیمور گیپ معاہدہ پر مذاکرات

آسٹریلیا اور انڈونیشیا تیمور گیپ سے تیل نکالتے تھے۔ آزادی پسندوں کی حمایت پر انڈونیشیا نے آسٹریلیا سے معاہدہ معطل کر دیا تھا۔ اب آسٹریلیا نے مشرقی تیمور کے لیڈروں کے ساتھ اس معاہدے کی بحالی کے لئے بات چیت شروع کر دی ہے۔

مکمل قبضے تک حملے جاری رہیں گے

روس کے وزیر اعظم ولادی میر پیوٹن نے کہا ہے کہ چیچنیا پر مکمل قبضے تک حملے جاری رہیں گے انہوں نے مطالبہ کیا کہ دہشت گردوں کو ہمارے حوالے کر دیا جائے انہوں نے کہا کہ ہم صرف ان عسکریت پسندوں کو نشانہ بنا رہے ہیں۔ جنہوں نے روس میں دھماکے کئے۔ آئی ایم ایف نے کہا ہے کہ اگر اس جنگ کے باعث روسی بجٹ میں اضافہ ہوا تو روس کی امداد روک لیں گے۔

یورپی یونین سے درخواست

فلسطینی صدر یاسر عرفات نے یورپی یونین پر زور دیا ہے کہ مشرق وسطیٰ میں قیام امن کے عمل میں اپنا بھرپور کردار ادا کریں۔ انہوں نے کہا کہ اسرائیل نے مغربی کنارے اور غزہ کی پٹی کی حیثیت کے متعلق مذاکرات کے لئے ابھی تک ٹیم تشکیل نہیں دی۔

شمالی کوریا کی ہتھیاروں کی تیاری

روایتی ہتھیاروں کی قلت کے باعث شمالی کوریا نے کیمیائی ہتھیاروں اور میزائلوں کی تیاری تیز کر دی ہے دس لاکھ سے زائد فوج رکھنے کے باوجود شمالی کوریا کے پاس لڑاکا طیارہ' بحری بیڑے' ٹینک اور بکتر بند ہتھیار کم ہیں جس کی وجہ سے اس کی توجہ غیر روایتی ہتھیاروں پر ہے۔ کیمیائی ہتھیاروں کا تخمینہ ڈھائی ہزار سے پانچ ہزار ٹن کے لگ بھگ ہے۔ امریکی سروے کے مطابق 1995ء میں یہ تعداد ایک ہزار ٹن کے قریب تھی۔ شمالی کوریا الاسکا اور ہوائی کو نشانہ بنانے والے میزائل کی تیاری کر رہا ہے جبکہ وہ تجارتی پابندیوں میں نرمی کی صورت میں میزائل پروگرام روک دینے کا وعدہ کر چکا ہے۔

150۔ مزید فلسطینیوں کی رہائی

اسرائیل نے 150۔ مزید فلسطینیوں کی رہائی کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اسرائیل کے وزیر اعظم ایہود بارک کے ترجمان نے گزشتہ روز بتایا کہ اسرائیل اور فلسطین اس بارہ میں اصولی سمجھوتے پر پہنچ چکے ہیں۔

شمالی کوریا بمقابلہ امریکہ

شمالی کوریا کی حکمران ورکرز پارٹی کے ترجمان نے الزام لگایا ہے کہ "امریکہ کی میزائل شکن" ٹیکنالوجی کا مقصد شمالی کوریا کو ہراساں کرنا ہے۔ شمالی کوریا بھی اپنی دفاعی صلاحیت کو مزید مؤثر بنائے گا۔

انڈونیشین فوج کا منصوبہ

مشرقی تیمور میں آزادی پسندوں کا قتل عام انڈونیشین فوج کے منصوبے کا حصہ تھا۔ آسٹریلیا کے خفیہ اداروں نے جو رپورٹ دی ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ انڈونیشیا کی کشتیاں آزادی پسندوں سے بھر کر گہرے پانیوں میں گئیں اور واپس لوٹ آئیں۔ آسٹریلوی خفیہ اداروں کے پاس انہیں سمندر برد کرنے کی تصویری شہادتیں موجود ہیں۔ فوج مشرقی تیمور میں جنگی جرائم کے متعلق اقوام متحدہ کی تحقیقات شروع ہونے سے پہلے ملیشیا کے ساتھ اپنے روابط کے نشانات مٹانا چاہتی ہے۔

امریکہ کے لئے طیاروں کا حصول

امریکہ کے محکمہ دفاع اور کانگرس کے درمیان امریکی ائرفورس کے لئے 22-F لڑاکا طیاروں کے حصول کے لئے بحث اب مزید شدت اختیار کر گئی ہے۔ کانگرس کے ارکان دن بدن بڑھتے ہوئے دفاعی اخراجات پر تشویش کا اظہار کر رہے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 14 اکتوبر۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 21 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 32 درجے سنٹی گریڈ
جمعہ 15-اکتوبر۔ غروب آفتاب۔ 5-39
ہفتہ 16-اکتوبر۔ طلوع فجر۔ 4-48
ہفتہ 16-اکتوبر۔ طلوع آفتاب۔ 6-10

وفاق صوبائی حکومتیں معطل اسمبلیاں برقرار

پاک فوج کے ترجمان نے کہا ہے کہ وفاقی اور چاروں صوبائی حکومتیں معطل ہیں جبکہ آئین اور اسمبلیاں بحال ہیں۔ کور کمانڈروں کے اجلاس میں طے کیا گیا کہ مارشل لاء نہیں لگے گا۔ کڑے احتساب کا فیصلہ بھی کیا گیا ہے۔ عدلیہ اور پریس آزاد رہے گا۔

اہم دفاعی راز افشا کرنے کا الزام

پاک فوج کے ترجمان نے کہا ہے کہ نواز شریف نے اہم دفاعی راز افشا کئے سابق وزیر اعظم عرصہ سے فوج کے خلاف سازش میں مصروف تھے انہوں نے آرمی چیف کو خصوصی طور پر سری لنکا بھجوایا واپسی پر طیارے کو نواب شاہ اتارنے اور گرفتار کرکے نامعلوم مقام پر منتقل کرنے کا منصوبہ بنایا گیا تھا۔

گرفتاریاں برطرفیاں

جنرل ضیاء الدین بٹ اور جنرل طارق پرویز کو گرفتار کر لیا گیا۔ جنرل بٹ کو سابق وزیر اعظم نے جنرل مشرف کی جگہ فوج کا سربراہ بنایا تھا۔ جبکہ جنرل طارق پرویز کو آرمی چیف نے سابق وزیر اعظم سے ملاقات کے الزام میں کوئٹہ کے کور کمانڈر کے عہدے سے ہٹا دیا تھا۔ اس کے علاوہ کرکٹ بورڈ کے سربراہ مجیب الرحمان' لاہور کا لارڈ میئر' صوبائی پارلیمانی سیکرٹری اعظم گھمن بھی گرفتار ہیں۔ ممتاز تارڑ اور بعض صوبائی ارکان اسمبلی گھروں میں گرفتار ہیں۔ شاہد خاقان عباسی چیئرمین پی آئی اے گورنر بلوچستان وزیر اعلیٰ سرحد سردار مہتاب خان اور میجر عامر بھی گرفتار ہیں۔ سندھ کے آئی جی رانا مقبول بھی زیر حراست ہیں۔

صدر تارڑ نے فوج کے اقدام کی حمایت کی

صدر رفیق تارڑ نے مسلح افواج کو ملکی انتظام سنبھالنے کے اقدام کی حمایت کا یقین دلایا ہے۔ یہ یقین دہانی بدھ کی دوپہر اس وقت کرائی گئی جب جنرل پرویز مشرف نے ان سے ایوان صدر میں ملاقات کی۔ دونوں نے آئین کو بحال رکھنے اور مارشل لاء نہ لگانے کا اتفاق کیا۔

نواز شریف چکلالہ ریسٹ ہاؤس منتقل

سابق وزیر اعظم نواز شریف کو ایوان وزیر اعظم سے پی اے ایف بیس چکلالہ' راولپنڈی منتقل کر دیا گیا ہے سینئر فوجی افسروں نے معزول وزیر اعظم سے ملاقات کی۔ بتایا گیا ہے کہ نواز شریف نے مستعفی ہونے یا اسمبلی توڑنے سے انکار کر دیا ہے۔ انہوں نے فوجی کمان کی تبدیلی سے متعلق اپنا حکم واپس لینے کا مطالبہ بھی تسلیم نہیں کیا۔

نواز شریف نے مزاحمت کی

معزول وزیر اعظم میاں نواز شریف کو جب فوجیوں نے گرفتار کیا تو انہوں نے مزاحمت کرنے کی کوشش کی۔ وہ اس وقت ٹیلی ویژن سٹیشن پر جنرل ضیاء الدین کو جنرل کا رینک لگانے کی ریکارڈنگ کے لئے گئے تھے۔ نواز شریف وہاں پر فوجی جوانوں کو دیکھ کر ہکا بکا رہ گئے۔ مگر تھوڑی مزاحمت کے بعد وہ فوجی افسروں کے جلوس کے ہمراہ وزیر اعظم ہاؤس آگئے۔

جی ایچ کیو میں ملاقاتوں کا سلسلہ

جی ایچ کیو میں دن بھر اعلیٰ فوجی حکام کی اہم شخصیات سے ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا۔ نواز شریف' شہباز شریف سے استعفیٰ لینے سپریم کورٹ سے نظریہ ضرورت کے تحت اتھارٹی حاصل کرنے اور عبوری حکومت کی تشکیل پر صلاح مشورے ہوتے رہے۔ مارشل لاء کو آخری آپشن رکھا گیا۔ تاہم اس پر کئی تحفظات ہیں۔ فی الحال جنرل عزیز کے احکامات چل رہے ہیں۔

راولپنڈی اور پشاور کے کور کمانڈروں کا اہم کردار

فوجی اپریشن میں راولپنڈی کے کور کمانڈر لیفٹیننٹ جنرل محمود حسین اور پشاور کے کمانڈر نے اہم کردار ادا کیا۔ جنرل مشرف کراچی سے ہدایات دیتے رہے اور راولپنڈی میں کور کمانڈروں کا اجلاس جاری رہا۔

واشنگٹن پوسٹ کا تبصرہ

امریکی اخبار واشنگٹن پوسٹ نے لکھا ہے کہ فوج طالبان سے متعلق پالیسی میں تبدیلی پر برہم تھی۔ کارگل سے واپسی' سی ٹی بی ٹی پر دستخط کے لئے آمادگی نواز شریف کی برطرفی کا سبب بنی۔ امریکہ جنرل مشرف کو مغرب نواز سمجھتا ہے۔

بینظیر بھٹو کا تبصرہ

بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ فوج جمہوریت کا احترام کرتے ہوئے فاشسٹوں کی جگہ آمریت نہ آنے دے۔ نواز شریف عوامی حمایت سے محروم ہو چکے تھے۔ فوج جمہوریت کی بقا کیلئے عوامی خواہشات کا احترام کرے۔ سی این این کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ عالمی مالیاتی ادارے غیر منتخب فوجی حکومت کی حمایت نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ نواز شریف خود کو ہمیشہ کیلئے شہنشاہ سمجھنے لگے تھے۔ وطن کب آؤں گی ابھی کچھ نہیں کہہ سکتی۔ زرداری کو جیل میں رکھنے کا اب کوئی جواز باقی نہیں رہا۔ انہوں نے کہا کہ ملک کی خدمت کا موقع دیا گیا تو معیشت کو سنبھالا دیں گے۔ اور عوامی خواہشات کے مطابق پالیسیاں بنائیں گے۔ جنرل مشرف مارشل لاء نافذ کرنے کی بجائے الیکشن کروا کے جمہوریت کے عمل کو تقویت دیں۔

جنرل مشرف کا تعارف

56 سالہ چیف آف آرمی سٹاف جنرل پرویز مشرف 1943ء میں نئی دہلی میں پیدا ہوئے۔ قیام پاکستان کے بعد ان کی فیملی کراچی منتقل ہو گئی۔ ان کا تعلق کراچی کے ایک اردو بولنے والے خاندان سے ہے۔ 21 سال کی عمر میں وہ فوج میں بھرتی ہوئے۔ 65ء میں کھیم کرن سیکٹر میں جنگ لڑی اور تمغہ حاصل کیا۔ سپیشل سروسز گروپ کے رکن رہے۔ دو بار برطانیہ میں فوجی تربیت حاصل کی۔ نیویارک ٹائمز نے لکھا ہے کہ وہ سیاسی جرنیل نہیں بلکہ خالص فوجی ہیں۔ انہوں نے 1964ء میں فوجی ملازمت کا آغاز کیا اس طرح سے فوج میں ان کی ملازمت کا عرصہ 35 سال بنتا ہے۔ ایک سال قبل نواز شریف نے انہیں پاک آرمی کا سربراہ بنایا۔

سندھ کی انتظامیہ تبدیل

فوجی حکام نے واجد رانا کو سندھ کا نیا چیف سیکرٹری' اسد اشرف کو آئی جی' اور جاوید اقبال کو کراچی کا نیا ڈی آئی جی بنا دیا ہے۔

میاں اظہر سرگرم ہو گئے

ناراض مسلم لیگی رہنما میاں محمد اظہر نے کہا ہے کہ مارشل لاء لگانے کی بجائے اسمبلی کے اندر سے تبدیلی لانے کی کوشش کی جائے گی۔ وہ سرگرم ہو گئے۔

چوہدری شجاعت اور چوہدری نثار

نواز حکومت کے دو سب سے اہم وزراء چوہدری شجاعت حسین اور چوہدری نثار حسین کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ انہوں نے فوج کو تعاون کی یقین دہانی کروائی جس کے بعد دونوں کو رہا کر دیا گیا۔ 60 مسلم لیگی ارکان نے میاں اظہر کی حمایت کر دی۔ 15-اکتوبر کے اجلاس میں نواز شریف کے خلاف تحریک عدم اعتماد پیش ہونے کا امکان ہے۔

الجھن باقی ہے

بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ آئندہ کیا ہوگا اس بارے میں الجھن باقی ہے۔ جنرل پرویز مشرف پیشہ ور سپاہی اور بہادر ہیں۔ وہ کلرک نہیں ان کی پالیسی کا انتظار ہے فوجی سربراہ الیکشن کرائیں یا ان ہاؤس تبدیلی لائیں۔

پرانے "لاعلاج" امراض کا ہولزمک علاج
ٹریننگ بذریعہ ڈاک یا ریگولر کلاس...... ہومیوڈاکٹر
پروفیسر سجاد
دارالعلوم شرقی - ربوہ
04524-212694

Learn Professional level Programing
IN 3 MONTHS
With Visual Basic & M.S. Access
ABACUS COMPUTER ACADEMY
Link Road Nasir Abad Gharbi Ph: 920

عمارتی لکڑی کا بہترین مرکز
گلوب
ٹمبر کارپوریشن
رچنا ٹاؤن جی ٹی روڈ لاہور

8 فٹ سالڈ ڈش پر نئے سیٹلائٹ کی احمدیہ ٹیلی ویژن کی کرسٹل کلیئر نشریات کے لئے
عثمان الیکٹرونکس
فرج-فریزر- واشنگ مشین
ٹی وی-گیزر-ائرکنڈیشنر-
وی سی آر بھی دستیاب ہیں-
رابطہ-انعام اللہ
1-لنک میکلوڈ روڈ
بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
7231680
7231681
7223204
7353105

خوشخبری
وول-کاٹن-سلک-لیڈیز اینڈ جینٹس ورائٹی-ہمارے شوروم پر پردہ کلاتھ کی سیل لگ چکی ہے-پردوں کی سلائی بالکل مفت نیز اولمپیا کارپٹ-سینٹر پیس اور قالین بھی دستیاب ہیں-
ناصر نایاب کلاتھ ہاؤس
ریلوے روڈ گلی نمبر 1- ربوہ فون 434

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61